72291 ـ لکھنے سے طلاق واقع ہونا

سوال

اگر خاوند اپنی بیوی کو موبائل میسج میں لکھے کہ تجھے طلاق اور پھر کہے میرا مقصد طلاق نہ تھا تو کیا اس سے طلاق واقع ہو جائیگی یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ لکھنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے کیونکہ کتابت حروف ہیں جن سے طلاق کی سمجھ آتی ہے اس لیے یہ نطق اور بولنے کے مشابہ ہوئے؛ اور اس لیے بھی کہ کتابت کاتب کے قول کے قائم مقام ہے.

اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کی تبلیغ کرنے کے مامور تھے، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی قول کے ساتھ تبلیغ کی اور کبھی لکھ کر، جس کتابت کے ساتھ طلاق واقع ہو جاتی ہے وہ واضح کتابت ہے مثلا کسی کاغذ پر لکھنا یا زمین اور دیوار پر اس طرح لکھنا کہ اسے پڑھا اور سمجھا جا سکے.

لیکن غیر واضح لکھائی مثلا ہوا اور فضاء پر یا پھر پانی پر لکھنا، یا کسی ایسی چیز پر جس سے سمجھنا اور پڑھنا ممکن نہ ہو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی، کیونکہ یہ کتابت و لکھائی تو اس کی زبان کی گنگناہٹ کی طرح ہے جو سنائی نہ دے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (12 / 217).

دوم:

جب خاوند اپنی بیوی کو میسج یا لیٹر میں " تجھے طلاق " کے الفاظ لکھے چاہے وہ ای میل ہو یا موبائل میسج یا ڈاک لیٹر تو اس میں لکھائی کے وقت خاوند کی نیت کو دیکھا جائیگا، اگر تو وہ طلاق کا عزم رکھتا تھا تو طلاق واقع ہو جائیگی، اور اگر اس نے لکھتے وقت طلاق کی نیت نہ کی تھی بلکہ اس نے بیوی کو پریشان کرنا چاہا تھا یا اس کا کوئی اور مقصد تھا تو طلاق واقع نہیں ہوگی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" طلاق کے الفاظ کے بغیر صرف دو جگہوں پر طلاق واقع ہو گی ایك تو یہ کہ: جو شخص کلام کی استطاعت نہ رکھتا ہو، مثلا گونگا جب اشارہ سے طلاق دے دے تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جائیگی، امام مالك، امام شافعی اور اصحاب الرائے کا یہی قول ہے، ان کے علاوہ ہم کسی کا اختلاف نہیں جانتے...

دوسری جگہ: جب طلاق کے الفاظ لکھے اگر تو اس نے طلاق کی نیت کی تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جائیگی، امام شعبی اور نخعی، زہری، حکم، اور امام ابو حنیفہ، امام مالك کا یہی قول ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ سے بیان کردہ ہے...

لیکن اگر وہ طلاق کی نیت کیے بغیر طلاق لکھتا تو بعض علماء کرام جن میں شعبی، نخعی اور زہری، حکم شامل ہیں کہتے ہیں کہ طلاق واقع ہو جائیگی.

اور دوسرا قول یہ ہے کہ نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہو گی، امام ابو حنیفہ، امام مالك کا یہی قول ہے، اور امام شافعی سے منصوص ہے؛ کیونکہ کتاب میں احتمال پایا جاتا ہے، کیونکہ اس سے قلم کا تجربہ بھی ہو سکتا ہے، اور یہ خوشخطی کے لیے بھی ہو سکتا ہے، اور بغیر نیت کے گھر والوں کے غم کے لیے بھی " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 373).

اور مطالب اولی النھی میں درج ہے:

" اگر طلاق لکھنے والا کہے کہ میں نے تو یہ کلمات خوشخطی کے لیے لکھے تھے، یا پھر اس سے میں اپنے گھر والوں کو پریشان کرنا چاہتا تھا، تو اس کی بات قبول کی جائیگی؛ کیونکہ وہ اپنی نیت کو زیادہ جانتا ہے، اور اس نے جو نیت کی تھی طلاق کے علاوہ کسی اور چیز کی بھی محتمل ہے.....

جب وہ اپنی بیوی کو پریشان کرنا چاہتا ہو اور حقیقت میں نہیں بلکہ طلاق کا وہم دلانا چاہتا ہو تو اس سے طلاق کی نیت والا نہیں بن جائیگا " انتہی

دیکھیں: مطالب اولی النھی (5 / 346).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك شخص اپنی بہن اور بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو بہن کو کہنے لگا جاؤ کاغذ اور قلم لاؤ، تو اس نے کاغذ پر " طلاق طلاق " کے الفاظ لکھے اور اسے کسی کی طرف بھی مضاف نہ کیا، تو اس کی بہن کو غصہ آیا اور اس نے قلم

لے کر تین بار " طلاق طلاق طلاق لکھا اور کاغذ اپنی بھابھی کی طرف پھینك دیا اور کہنے لگی:

دیکھو میں نے جو لکھا کیا وہ صحیح ہے ؟

خاوند ان الفاظ سے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا، تو کیا طلاق ہو جائیگی ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر وہ طلاق کا ارادہ نہیں رکھتا تھا بلکہ صرف لکھنا چاہتا تھا، یا پھر اسکی نیت میں طلاق کے علاوہ کچھ اور تھا تو مذکورہ عورت کویہ طلاق نہیں ہوئی.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ...... " الحدیث.

اکثر اہل علم کا یہی قول ہے، بلکہ بعض نے تو اسے جمہور کا قول بیان کیا ہے، اس لیے کہ کتابت کنایہ کے معنی میں ہے، علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق کتابت و لکھائی سے اس وقت طلاق واقع ہوگی جب وہ طلاق کی نیت کرے.

لیکن اگر لکھائی و کتابت کے ساتھ کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جو طلاق واقع کرنے پر دلالت کرتا ہو تو اس صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی.

اور اس مذکورہ حادثہ میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اس پر دلالت کرتی ہو کہ اس نے طلاق دینے کا ارادہ کیا تھا، اصل میں نکاح باقی ہے اور اس کی نیت پر عمل کیا جائیگا " انتہی

شیخ محمد بر ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ہم تك آپ کا سوال پہنچا ہے کہ ایك شخص نے اپنی بیوی فلانہ بنت فلاں کوایك طلاق لکھی اور نیچے اپنا نام لکھ کر دستخط بھی کیے لیکن وہ اس سے بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا بلکہ اس نے بیوی کو دھمکانے کے لیے یہ کاغذ لکھا تھا تا کہ وہ دوبارہ خاوند کے ساتھ برا سلوك نہ کرے کیا مذکورہ شخص کی جانب سے اس کی بیوی کو طلاق ہو گئی ہے یا نہیں ؟

جواب:

اگر تو معاملہ یہی ہے جو آپ نے بیان کیا ہے کہ وہ اس کتاب و لکھائی سے صریح طلاق کا ارادہ نہیں رکھتا تھا بلکہ

اس کی نیت بیوی کو ڈرانا اور دھمکانا تھی تا کہ وہ خاوند کے سا تھ برا سلوك کرنے سے باز آ جائے، اور طلاق مقصد نہ تھا اور نہ مطلقا طلاق کی نیت تھی تو پھر مذکورہ طلاق واقع نہیں ہوگی اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی محمد بن ابراہیم (11) سوال نمبر (3051).

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ:

ایك شخص نے اپنی بیوی کو طلاق کا کاغذ لکھا اور اس کی نیت اپنے گھر والوں کو دھمکانا اور پریشان کرنا تھی تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" ہمیں تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی بلکہ اس نے تو اپنے گھر والوں کو پریشان کرنا چاہا تھا، علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے طلاق کی لکھائی اور کتابت سے خوشخطی، یا پھر اپنے گھر والوں کو پریشان کرنا مقصود لی ہو تو اس کا یہ مقصد قبول کیا جائیگا، اور یہ طلاق واقع نہیں ہو گی.

دیکھیں: شرح زاد المستقنع (3 / 3050).

جس کسی نے بھی اپنی بیوی کو صریح طلاق کے الفاظ لکھے تو یہ واقع ہو جائیگی چاہے اس نے نیت نہ بھی کی ہوں، کیونکہ یہ طلاق میں صریح تھی؛ اور اگر کوئی کہے:

میں تو اس خوشخطی یا پھر اپنے گھر والوں کو پریشان کرنا چاہتا تھا " اھـ

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی محمد بن ابراہیم (11) سوال نمبر (3050).

واللہ اعلم .